صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز سوموار مورخہ 23 مئی 2016ء بمطابق 15 شعبان 1437 ہجری بعد از دوپہر تین بجکر سترہ منٹ پر منعقد ہوا۔
محترمہ قائمقام سپیکر، مہر تاج روغانی مسند صدارت پر متمکن ہوئیں۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِٱللَّهِ مِنَ ٱلشَّيۡطَٰنِ ٱلرَّجِيمِ۔ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔

قُلۡ إِنَّنِى هَدَىٰنِى رَبِّىٓ إِلَىٰ صِرَٰطٍ مُّسۡتَقِيمٍ دِينًا قِيَمًا مِّلَّةَ إِبۡرَٰهِيمَ حَنِيفًا ۚ وَمَا كَانَ مِنَ ٱلۡمُشۡرِكِينَO قُلۡ إِنَّ صَلَاتِى وَنُسُكِى وَمَحۡيَاىَ وَمَمَاتِى لِلَّهِ رَبِّ ٱلۡعَٰلَمِينَO لَا شَرِيكَ لَهُۥ ۖ وَبِذَٰلِكَ أُمِرۡتُ وَأَنَا۠ أَوَّلُ ٱلۡمُسۡلِمِينَO قُلۡ أَغَيۡرَ ٱللَّهِ أَبۡغِى رَبًّا وَهُوَ رَبُّ كُلِّ شَىۡءٍ ۚ وَلَا تَكۡسِبُ كُلُّ نَفۡسٍ إِلَّا عَلَيۡهَا ۚ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزۡرَ أُخۡرَىٰ ۚ ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّكُم مَّرۡجِعُكُمۡ فَيُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُمۡ فِيهِ تَخۡتَلِفُونَ۔

(ترجمہ): کہہ دو کہ مجھے میرے پروردگار نے سیدھا رستہ دکھا دیا ہے (یعنی دین صحیح) مذہب ابراہیم کا جو ایک (خدا) ہی کی طرف کے تھے اور مشرکوں میں سے نہ تھے۔ (یہ بھی) کہہ دو کہ میری نماز اور میری عبادت اور میرا جینا اور میرا مرنا سب خدائے رب العالمین ہی کیلئے ہے۔ جس کا کوئی شریک نہیں اور مجھ کو اسی بات کا حکم ملا ہے اور میں سب سے اول فرمانبردار ہوں۔ کہو کیا میں خدا کے سوا اور پروردگار تلاش کروں اور وہی تو ہر چیز کا مالک ہے اور جو کوئی (برا) کام کرتا ہے تو اس کا ضرر اسی کو ہوتا ہے اور کوئی شخص کسی (کے گناہ) کا بوجھ نہیں اٹھائے گا پھر تم سب کو اپنے پروردگار کی طرف لوٹ کا جانا ہے تو جن جن باتوں میں تم اختلاف کیا کرتے تھے وہ تم کو بتائے گا۔

محترمہ قائمقام سپیکر: جزاکم اللہ۔ رَبِّ ٱشْرَحْ لِى صَدْرِىO وَيَسِّرْ لِىٓ أَمْرِىO وَٱحْلُلْ عُقْدَةً مِّن لِّسَانِىO يَفْقَهُوا۟ قَوْلِى۔ آج ایجنڈے میں تھوڑا سا وہ ہے Like we will start oath taking ceremony، اچھا میں یہی کہہ رہی تھی کہ There will be a bit of like, sort of difference from the agenda، پہلے ہم Oath لیں گے لیکن وہ ممبر صاحب تشریف لا رہے ہیں، He is on his way, he will be entering in a minute and after that میرے سے Last time call attentions, sorry points of order رہ گئے تھے اور وہ ساری تینوں لیڈیز کے تھے تو میں اس کے بعد، If you do not mind وہ لینے ہیں Because Friday کو میں نے Promise کیا تھا، Because of certain reasons میں نہیں لے سکی تو وہ تین پوائنٹ آف آرڈر میں تین لیڈیز کا لوں گی And after that پھر بزنس ہو گا اور بزنس کے بعد باقی چار پوائنٹ آرڈر ہیں تو میں لوں گی، تو یہ ایک Sequence رہے گا اسمبلی کا۔ جب تک وہ نہیں آئے تو میں----

جناب منور خان ایڈوکیٹ: ان کے آنے تک جو----

اراکین کی رخصت

محترمہ قائمقام سپیکر: اچھا، یہ معزز اراکین کی رخصت کی درخواستیں ہیں: ملک ریاض خان، مسماۃ نادیہ شیر، شکیل خان، مسماۃ نسیم حیات، سردار ظہور احمد، الحاج صالح محمد خان، فضل حکیم خان، محمد زاہد درانی، جمشید خان مہمند، انور حیات خان اینڈ فیڈرک عظیم غوری، اکبر ایوب خان، مسماۃ خاتون بی بی، اعزاز الملک، یہ Leave applications منظور ہیں، Do you agree with it؟

(تحریک منظور کی گئی)

تحریک التواء

Madam Acting Speaker: Item No. 6. 'Adjournmemt Motions': Rule No. 69 is relevant. Sardar Aurangzeb Nalotha Sahib. Mr. Baber Khan, Mr. Shah Hussain Khan, MPA, to please move their joint adjournment No. 195, in the House, one by one in the House. Sardar Aurangzeb Nalotha Sahib, please.

سردار اورنگزیب نلوٹھا: شکریہ جناب سپیکر صاحبہ۔ جناب سپیکر صاحبہ، اسمبلی کی معمول کی کارروائی روک کر ایک اہم مسئلے پر بحث کی اجازت دی جائے اور وہ یہ ہے کہ محکمہ انتظامیہ گھروں کی الاٹمنٹ کے سلسلے میں اسمبلی سیکرٹریٹ کو مسلسل نظر انداز کر رہا ہے جبکہ اس سے پہلے بھی اسمبلی سیکرٹریٹ کے سرکاری ملازمین

کو الاٹمنٹ ہوئی ہے لیکن اب محکمہ انتظامیہ اسمبلی سیکرٹریٹ کے ملازمین کو سول سرونٹس ماننے سے انکار کر رہا ہے جبکہ اس کے متعلق 2010 میں سپریم کورٹ آف پاکستان کا نو رکنی فیصلہ موجود ہے جو سپیکر صاحبہ! یہ فیصلہ ساتھ اس کے In touched ہے جس میں واضح طور پر سینٹ آف پاکستان، قومی اسمبلی اور صوبائی اسمبلی کے ملا زمین کو سول سرونٹس قرار دیا گیا ہے۔ اسمبلی سیکرٹریٹ کے کئی افسران کی درخواست پر سیکرٹری ایڈمنسٹریشن اور چیف سیکرٹری نے صرف یہ لکھ کر واپس کیا کہ یہ سول سرونٹس نہیں ہیں جس سے سیکرٹریٹ کے ملازمین میں بے چینی اور تشویش پائی جاتی ہے۔ الاٹمنٹ کے نئے رولز کی روشنی میں اسمبلی سیکرٹریٹ کے ایک افسر کو وزیر اعلیٰ صاحب کے احکامات اور ہمدردی کی بنیاد پر قائمہ کمیٹی برائے انتظامیہ نے متفقہ طور پر منظور کیا ہے مگر اس کے باوجود تا حال الاٹمنٹ نہیں ہوئی جبکہ اس کے برعکس 9 جنوری 2015 کو اس نئے شائع شدہ رولز کی خلاف ورزی کرتے ہوئے نادرا ملازم کو این سی فلیٹ101 کی الاٹمنٹ کی گئی ہے اور وہ بھی زبانی آرڈر پر، اس لئے یہ کمیٹی ممبران کی سفارش اور سپریم کورٹ آف پاکستان کے فیصلے کی توہین ہے اور تضحیک کی گئی ہے۔ مزید اس کے اوپر شاہ حسین صاحب، سپیکر صاحبہ! مزید بات شاہ حسین صاحب اس کے اوپر کریں گے۔

<u>محترمہ قائمقام سپیکر</u>: شاہ حسین صاحب۔

<u>جناب شاہ حسین خان</u>: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ میڈم سپیکر! دا د دې یو کس مسئله نه ده، زمونږ د دې اسمبلۍ چې څومره ملازمین دي، د هر ګریډ والا هغوی د سره، ایډمنسټریشن ډیپارټمنټ دوئ د سره سول سرونټس نه مني، حالانکه دیکښې د سپریم کورټ فیصله موجود ده چې دا سول سرونټس دي او په دې مخکښې هم د دې صوبائی اسمبلۍ ملازمینو ته کورونه الاټ شوی دی، د دې نه وروستو هم الاټ کیږی۔ د دې کس مسئله دا ده میډم سپیکر!۔۔۔۔

<u>جناب عنایت اللہ {سینیئر وزیر (بلدیات)}</u>: ممبر صاحب پہنچے ہیں اور حلف کیلئے موجود ہیں۔

<u>محترمہ قائمقام سپیکر</u>: اوکے، وہ پہنچے؟

<u>جناب شاہ حسین خان</u>: ټهیک ده میډم سپیکر! دا یو خو د سپریم کورټ فیصله ده دیکښې، بل دا چې زمونږ اسمبلۍ ملازمین ته دیکښې دغه ملاؤ شوی دی جی

او نورو ته نه ملاویږی، د دې کس مسئله دا ده، دلته سیکورټی مسئله ده، بیا په سټینډنګ کمیټۍ کښې هم دا ډسکس شوې ده او سټینډنګ کمیټۍ هم دا فیصله کړې چې ده ته د کور الاټ شی۔ د هغې نه باوجود ایډمنسټریشن ډیپارټمنټ زمونږ د اسمبلۍ دې ملازم له کور نه ورکوی نو میډم سپیکر! دې باندې د حکومت هم مونږ له جواب راکړی او تاسو په دې باندې څه د خپل طرف نه هم رولنګ ورکړئ چې دا مسئله مستقل بنیاد ونو باندې حل شی۔

محترمہ قائمقام سپیکر: اوکے، یہ Oath لے لیں کیونکہ سب سے پہلے وہ پہنچے ہیں، ایم پی اے صاحب۔

حلف وفاداریٔ رکنیت

Madam Acting Speaker: I welcome Arbab Muhammad Waseem Khan, honourable Member elect and request him to stand in front of his seat to take oath, please.

(Applause)

(اس مرحلہ پر نو منتخب رکن اسمبلی، ارباب محمد وسیم خان نے حلف اٹھایا)

(حلف نامہ ضمیمہ پر ملاحظہ ہو)

محترمہ قائمقام سپیکر: مبارک ہو، Congratulations۔

ارباب محمد وسیم خان: خیر مبارک جی۔

Madam Acting Speaker: Now, I request the honourable Minister, sorry, honourable Member, to sign in the roll of Members, placed on the table of the Secretary Provincial Assembly, please. Let him sign the paper please, okay.

(مداخلت)

محترمہ قائمقام سپیکر: اوکے Is the desire کہ آپ ایم پی اے صاحب پہلے----

(قطع کلامی)

(اس مرحلہ پر نو منتخب رکن اسمبلی نے حاضری رجسٹر میں اپنے دستخط ثبت کئے)

محترمہ قائمقام سپیکر: I do not know like somebody saying، عنایت صاحب! آپ ویلکم کریں And anybody else who welcome him، جو بھی ویلکم کرنا چاہتا ہے You can get up

ایک رکن: ان کو بات کرنے دیں۔

محترمہ قائمقام سپیکر: بعد میں وہ باتیں کر لے گا، Let him settle down، ابھی تو وہ بیچارہ Settle down ہی نہیں ہوا اور کیا باتیں کرے گا؟ Let him settle down چیئر پہ ناں۔ عنایت صاحب! پلیز، عنایت صاحب، عنایت صاحب! دیکھیں Let him welcome the people, he will settle down ابھی وہ بیچارہ آیا، ابھی Oath لیا ہے۔

سپاس تہنیت

جناب عنایت اللہ {سینیئر وزیر (بلدیات)}: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ میں ارباب وسیم حیات کو صوبائی اسمبلی میں آنے پر اور صوبائی اسمبلی کے ممبر کی حیثیت سے اوتھ لینے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ میرا خیال ہے کہ ان کے آنے کو ہم، اس کے آنےکے نتیجے میں خوشگوار ماحول ہم Create کریں کہ He our new comer in our House اور New colleague in our House اور مجھے تو وہ شکل سے ارباب اکبر حیات کا Replica لگتا ہے اینڈ ان کی ڈیتھ کے اوپر بھی ہم نے اس ہاؤس کے اندر ان کو خراج تحسین پیش کر دیا تھا اور آنے کے نتیجے میں دوبارہ ایک Opportunityہے کہ ہم دوبارہ اکبر حیات کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں اور ہم Expect کرتے ہیں کہ ارباب وسیم حیات ان کے فٹ پرنٹس پر چلتے ہوئے اسمبلی کے اندر اس طرح جاندار، Effective کردار ادا کریں گے اور اس اسمبلی کی روایات، زریں روایات، ٹریڈیشنز کا خیال رکھیں گے اور اپوزیشن ممبر کی حیثیت سے Effective role ادا کریں گے اور ٹریژری بنچز کو اور حکومت کو اور پارٹی' ان پاور' کو اخوت اور لوگوں کے مفادات اور اپنے حلقے کے مفادات اور پورے صوبے کے انٹرسٹس کو Protect کرنے کیلئے اتنا پازیٹیو رول ادا کریں گے۔ میرا خیال ہے کہ This is beauty of our democracy and یہ جو ہمارا ہاؤس ہے اور جو پٹھانوں کا ایک جرگہ ہے، کہ ہم نئے آنے والوں کو ویلکم کرتے ہیں اور اس کے اندر، اس ہاؤس کے اندر اس کے حوالے سے کوئی Negative situation create نہیں ہوتی ہے۔ میں چونکہ اس ہاؤس کے اندر دوسری مرتبہ آ رہا ہوں اور میرا آٹھواں، نواں سال ہے، میں 2002 سے 2005تک رہا تو میں نے اس وقت بھی یہ Tradition observe کی تھی اور ایک مرتبہ پھر میں 2013 سے Onward اس ہاؤس کے اندر ہوں تو میں یہ Tradition observe کر رہا ہوں۔ I welcome him once again and میں Expect کرتا ہوں کہ وہ ارباب اکبر حیات کی طرح اس ہاؤس کے اندر ایک جاندار اپوزیشن Effective Opposition, positive, constructive Opposition کا

کردار ادا کریں گے اور وہ حکومت کو رولز کی پیروی، رولز کے اوپر عمل کرنے، اس اسمبلی کو Rules and Conduct, Rules of Business کے تحت چلانے کی طرف متوجہ کریں گے And I hope کہ وہ اپنی جو ان کی Constituency ہے Electoral constituency ہے، اس کے بھی مسائل اٹھاتے رہیں گے اور ہم In positive spirit ان شاء اللہ تعالیٰ اس کو Respond کریں گے۔ تھینک یو ویری مچ، میڈم۔

<u>محترمہ قائمقام سپیکر</u>: تھینک یو۔ لطف الرحمان صاحب، لیڈر آف اپوزیشن۔ سوری، یہ کیوں آن نہیں ہو رہا ہے، مائیک ان کا۔

<u>سینیئر وزیر (بلدیات)</u>: یہ والا آف نہیں ہو رہا ہے، پہلے اس کو وہاں سے آف کریں جی۔

<u>محترمہ قائمقام سپیکر</u>: پلیز، یہ مائیک آن کر دیں، کیا بات ہے؟ پلیز مائنڈ کوئ مہ۔ لطف الرحمان صاحب د دې نه پس به گورو چې دا ولې خراب شوے دے ؟ تاسو بل مائیک ته اودریږئ۔

<u>مولانا لطف الرحمان (قائد حزب اختلاف)</u>: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ، جناب سپیکر صاحبہ۔ میں ارباب وسیم صاحب کو دل کی گہرائیوں سے مبارک باد پیش کرتا ہوں اور مجھے ان شاء اللہ امید ہے ان سے، ان کے آنے سے ارباب اکبر حیات صاحب کو بھلایا نہیں جا سکتا، اس کا جو رول تھا اسمبلی میں، اس کی جو خدمات تھیں، ان کو بھلایا نہیں جا سکتا اور جس طرح وہ اسمبلی کے ممبران کے ساتھ جس طرح اس کا تعلق تھا، اس کو نہیں بھلایا جا سکتا لیکن ہمیں یہ امید ہوگی ان شاء اللہ کہ یہ اپوزیشن کے ممبران میں ایک اچھا اضافہ ہو گا اور ہمیں ان سے یہ امید ہو گی کہ اس اسمبلی کے چلانے میں وہ اپوزیشن کے ساتھ ان شاء اللہ بھرپور ایک کردار ادا کریں گے۔ میں ان کو ان کے ممبر بننے پہ اور حلف اٹھانے پہ تمام اپوزیشن کی طرف سے مبارک باد پیش کرتا ہوں اور جناب سپیکر صاحبہ! میں یہ بات کرنا چاہتا ہوں کہ اس موقع سے فائدہ اٹھانا چاہتا ہوں کہ عنایت اللہ صاحب نے بات کی کہ نئے ممبر آئے ہیں اور ہمیں چاہیئے کہ ہماری اسمبلی کا ماحول جو ہے، وہ خوشگوار رہے تو میں سمجھتا ہوں کہ اس بات کو حکومت کو سوچنا چاہیئے کہ وہ ماحول کو کس طرح خوشگوار رکھ سکتی ہے؟ جو عملاً جو ہمیں نظر آ رہا ہے، میں پچھلے دنوں یہاں پر، میں نے یہ بات پوائنٹ آؤٹ کی تھی اور سکندر خان صاحب بیٹھے تھے، آج سے کوئی سال پہلے ہم نے جو بات کی تھی پی ایم ایس کے حوالے سے اور

سکندر خان صاحب نے بھی بات کی تھی اور سپیکر صاحب نے اس پہ کمیٹی بنائی تھی اور پھر اس کمیٹی کا نتائج کے طور پر کوئی رزلٹ نہیں آیا تھا اور بات یہ ہوئی تھی کہ چونکہ سپریم کورٹ میں کیس چل رہا ہے، پھر میں نے وہاں پہ یہی بات کی تھی کہ دیکھیں کمیٹی موجود ہے، اس کمیٹی کا اجلاس بلانا چاہیئے اور کمیٹی میں جو ہمارے وہ آفیسرز حضرات ہیں، جو متاثرہ گروپ ہے، وہ آ کر اس میں Participate کریں اور وہاں پہ بات کھل جائے گی، پتہ چل جائے گا کہ آیا یہ سپریم کورٹ کی وجہ سے ہم اس پہ کوئی Decision نہیں لے سکتے، یہ کمیٹی کسی فیصلے پہ نہیں پہنچ سکتی تو پتہ چل جائے گا، یا وہ مطمئن ہو جائیں گے یا ہمیں مطمئن کیا جائے گا، کسی طریقے سے اس مسئلے کا حل نکالنا ضروری ہے لیکن ہماری بات پر کسی نے کان ہی نہیں دھرا۔ مجھے سمجھ میں نہیں آتا کہ اپوزیشن کی طرف سے اگر کوئی بات کی جائے تو ضروری تو نہیں ہے کہ بس اس کو اپوزیشن سمجھ کے ان کی باتوں کو ہی Ignore کیا جائے، اس کو سنجیدگی سے ہی نہ لیا جائے، اس کو مسئلہ ہی نہ سمجھا جائے، اس کو کوئی اہمیت ہی نہ دی جائے جناب سپیکر صاحب! اورآج، میں نے اس وقت کہا تھا کہ آنے والے ہفتے میں یا دس دنوں میں یہ لوگ جا کے پروٹیسٹ کرنے جائیں گے، وہ دھرنا دینے جا رہے ہیں، وہ دفتر کا کام چھوڑنے جا رہے ہیں، وہ پن چھوڑ ہڑتال کرنے جا رہے ہیں جنا ب سپیکر صاحب! اور آج وہ دھرنا بیٹھا ہوا ہے، وہ آفیسرز، یہ دیکھیں آج میں سمجھتا ہوں کہ یہ تاریخ میں پہلی دفعہ شاید ہوا ہو کہ کوئی آپ کے صوبے کا مینجمنٹ گروپ جو اس صوبے کے انتظام کو چلا نے والا گروپ ہوتا ہے جو حکومت کے ساتھ مشاورت میں اور حکومت کے ساتھ مل کر اداروں کو چلاتے ہیں، آج وہ لوگ دفتر سے کام چھوڑ کے اور انہوں نے اپنی جو ذمہ داری ہے، وہ چھوڑ کرکے باہر دھوپ میں وہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں، احتجاج کر رہے ہیں اور اس کا کوئی نوٹس نہیں لیا جا رہا، کیا ہم اپنا صوبہ اس انداز میں چلا سکیں گے؟ یہ جو ہمارے اپنے صوبے کا مینجمنٹ جو گروپ ہے، اگر ہم اس کو تحفظ نہیں دیتے تو پھر دیکھیں ہم نے پہلے بھی یہ کہا ہے کہ بیلنس سے یہ صوبہ چلایا جاتا ہے، فیڈرل جو مینجمنٹ گروپ ہے یا پراونشل مینجمنٹ گروپ ہے، اس کو بیلنس کے ساتھ چلانا پڑتا ہے تاکہ کہیں پہ اگر ہمارے جو ادارے ہیں، وہ صحیح انداز میں نہیں چل رہے تو ہم اپنے لوگوں کو اس میں استعمال کریں، ہم نے ان کو ہٹانا ہے وہاں سے

تو اپنے گروپ کو استعمال کرتے ہیں اور اپنا گروپ ہمارے اختیار میں ہوتا ہے کہ اس کو ہم Suspendبھی کر سکتے ہیں، اس کو سزا بھی دے سکتے ہیں اور جو گروپ، آپ اس کو سزا نہیں دے سکتے، اچھا پھر ان کا جو احتجاج ہے، اس حوالے سے بھی مجھے بڑا افسوس ہوا ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ چیف سیکرٹری ہی نہیں ہو گا یہاں پہ، یعنی انتہائی افسوسناک بات ہے کہ ایک صوبے کا چلانے والا جو انتظامی لحاظ سے ایک ہیڈ ہوتا ہے، وہ تو تمام کو تحفظ دیتا ہے، اسی سے ہی توقع ہوتی ہے کہ اگر کسی کے ساتھ کوئی غلط ہو گا، کسی کے ساتھ کوئی زیادتی ہو گی تو اس کو تحفظ جو ہے، وہ صوبے کا چیف سیکرٹری دے گا، آج وہ لوگ چیف سیکرٹری سے احتجاج کر رہے ہیں اور اس کے خلاف احتجاج کررہے ہیں، حکومت سے مطالبہ کر رہے ہیں کہ چیف سیکرٹری کو ہٹاؤ تو یہ ہم کہاں جا رہے ہیں اور ہمارا صوبہ کہا ں پہ جا رہا ہے، صوبہ جو ہے کس طرح چل رہا ہے؟ میں سمجھتا ہوں کہ اس وقت عملاً جو ہے صوبہ بالکل رکا ہوا ہے، اس کا کوئی کام نہیں ہو رہا اور نیا بجٹ آنے والا ہے اور پرانا جو بجٹ ہے، اس کو استعمال کرنے کیلئے اس کے پیسے Lapse ہونے سے بچانے کیلئے یہی لوگ ایک رول اور کردار ادا کرتے ہیں کہ پراپر جگہ پہ منصوبوں پر وہ پیسے لگیں لیکن نہ تو وہ کام ہو رہا ہے اور نہ ہی نئے بجٹ کیلئے، جو آنے والا بجٹ ہے، اس کیلئے کام کیسے ہو گا؟ تو یہ صورتحال آج اس وقت بنی ہوئی ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ صورتحال، چلو اگر حکومت صورتحال کو حل بھی کرے، میں سمجھتا ہوں کہ شاید ہسٹری میں ایسا نہ ہوا ہو کہ وہ لوگ جو احتجاجوں کو روکتے ہیں، جو احتجاج ہوتے ہیں، Protest ہوتے ہیں، ان کے ساتھ Negotiation کرتے ہیں اور اس کو ختم کرتے ہیں، وہ لوگ آج خود احتجاج پر ہیں اور اس سے گورنمنٹ جو ہے Negotiation کر رہی ہے لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ یہ حالات پیدا کیوں ہوئے؟ Negotiation آپ کر لیں گے، مسئلے کا حل نکل آئے گا لیکن آج اس صورتحال تک یہ بات پہنچی کیوں ہے ؟ ہمیں سمجھ میں نہیں آتا کہ اس اسمبلی میں جب اہم بات کی جاتی ہے، اہمیت کی بات کی جاتی ہے تو پھر اس کو اہمیت کیوں نہیں دی جاتی اور اس مسئلے کو حل کیوں نہیں کیا جاتا؟ کون حل کرے گا، باہر سے کوئی لوگ آئیں گے اس مسئلے کو حل کریں گے؟ لہٰذا فوری طور پر اس مسئلے کو حل ہونا چاہیئے اور وہ اگر سمجھتے ہیں کہ ہمارے ساتھ زیادتی ہو رہی ہے، ان کے حق کو سلب کیا جا رہا ہے تو فوری

طور پر ان کا حق بھی ان کو ملنا چاہیئے اور جو زیادتیاں ہوئی ہیں، اس کا ازالہ بھی ہونا چاہیئے۔ بہت بہت شکریہ، سپیکر صاحبہ۔

محترمہ قائمقام سپیکر: تھینک یو، مولانا صاحب۔ سکندر شیرپاؤ! آپ ان کاجواب دیں گے لیکن اس کے بعد مشتاق غنی صاحب اور زرین کہتے ہیں کہ ویلکم کرنا چاہیں گے، ذرا ان کے جواب، سکندر شیرپاؤ صاحب!

جناب سکندر حیات خان {سینیئر وزیر (آبپاشی)}: میں وہی مبارک باد دیتا ہوں۔ مہربانی، میڈم سپیکر۔ سب سے پہلے میڈم سپیکر! میں اپنی جانب سے اور اپنی پارٹی کی جانب سے ارباب وسیم حیات صاحب کو اس ہاؤس کا آج ممبر کا حلف اٹھانے پر مبارک باد پیش کرتا ہوں۔ ان کے خاندان کی خدمات کسی سے ڈھکی چھپی نہیں ہیں اور جس طریقے سے ارباب اکبر حیات صاحب نے اپنے علاقے کے عوام کی خدمت کی اور جس طریقے سے انہوں نے اس اسمبلی میں ایک فعال کردار ادا کیا، اس کو ہم سب قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور خراج عقیدت ان کو پیش کرتے ہیں۔ آج ہمارے لئے یہ بہت خوشی کی بات ہے کہ ان کے بھائی ہمارے ساتھ اسی ہاؤس کے ممبر بنے ہیں اور ہم یہ توقع رکھیں گے کہ وہ اپنے بھائی کے نقش قدم پہ چلتے ہوئے اپنا ایک فعال کردار ادا کریں گے۔ گو اس موقع پر اور بات تو نہیں ہونی چاہیئے تھی لیکن چونکہ مولانا صاحب نے ایک اہم مسئلے کی طرف توجہ دلائی ہے، بہتر تو یہ ہوتا کہ ہم صرف پہلے مبارک باد کا سلسلہ ختم کر لیتے اور اس کےبعد ایشوز کو اگر اٹھاتے لیکن چونکہ آنریبل لیڈر آف دی اپوزیشن نے اس مسئلے کو اٹھایا اور میں سمجھتا ہوں کہ واقعی یہ ایک اہم مسئلہ ہے، چونکہ بیوروکریسی As a whole اس صوبے کی ایک Asset ہے اور پھر اس میں خصوصاً جو پی سی ایس اور پی ایم ایس آفیسرز ہیں، میں ان کو اس صوبے کے سب سے اہم Asset سمجھتا ہوں اور میں سمجھتا ہوں کہ انہی کی وجہ سے یہ صوبہ اگر کچھ تھوڑی بہت ترقی اس میں نظر آتی ہے تو اس میں ان کا ایک اہم کردار ہے اوراس حوالے سے جب بھی صوبے پرسخت وقت آیا ہے، پی سی ایس اور پی ایم ایس افسران نے اپنا ایک اہم کردار ادا کیا ہے اور پچھلے دنوں جب انہوں نے ہڑتال شروع کی تھی اور ان کے پاس میں گیا بھی تھا تو میں نے ان کے سامنے اس بات کا اعتراف کیا تھا کہ یہ بات ادھر پہنچنی نہیں چاہیئے تھی لیکن اب آگئی ہے تو ہم اس مسئلے کا حل چاہتے ہیں اور اس حوالے سے جب انہوں نے ہڑتال

شروع کی تو ہماری Review کی میٹنگ تھی اور اس میں چیف منسٹر صاحب کے نوٹس میں ہم یہ بات لائے اور ہم نے کہا کہ اس مسئلے کو ایڈریس کرنا چاہیئے اور اس حوالے سے انہوں نے فوراً کمیٹی قائم کی، جس میں مظفر سید صاحب، مشتاق غنی صاحب، عاطف صاحب اور مجھے ممبر بنایا گیا اور ہم نے اس دن تقریباً کوئی چھ گھنٹے لگاتار ان کے ساتھ مذاکرات کئے۔ آج بھی ہم ان کے ساتھ In touch ہیں اور آج ان کی ایسوسی ایشن کے ساتھ میری تین دفعہ بات ہو چکی ہے، انہوں نے آج کا ٹائم ہم سے مانگا ہے، کچھ اپنی مصلحت کے تحت کیونکہ میں بعد میں لیڈر آف اپوزیشن صاحب کو پوری ڈیٹیل بھی بتا دوں گا لیکن خود ٹائم مانگا ہے اور ہم اس مسئلے کو حل کرنے میں ایک سیریس کردار ادا کرنا چاہتے ہیں کیونکہ ہم سمجھتے ہیں کہ یہ صوبہ ہم سب کا مل کر اکٹھے، ہمارا صوبہ ہے اور اس میں اگر کام رکے گا تو اس کا نقصان ہم سب کو پہنچے گا تو اس حوالے سے We are serious in this regard اور ہم اپوزیشن کا بھی شکریہ ادا کرتے ہیں کہ انہوں نے اس مسئلے کو اٹھایا اور اپنا کردار ادا کیا۔ ہم ان کو یہ یقین دہانی کراتے ہیں کہ اس مسئلے کا حل جلد نکل آئے گا اور ہم We will be taking the Opposition on board in this regard. Thank you.

<u>محترمہ قائمقام سپیکر:</u> تھینک یو۔ مشتاق غنی صاحب۔

<u>جناب مشتاق احمد غنی(معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم):</u> بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ تھینک یو ویری مچ، میڈم۔ میں پاکستان تحریک انصاف کی جانب سے نومنتخب ممبر، اپنے بھائی ارباب وسیم حیات صاحب کو اس کامیابی پر مبارکباد پیش کرتا ہوں اور میں سمجھتا ہوں کہ ان کی اس کامیابی میں ہمارے دوست بہت ہی پیارے بھائی ارباب اکبر حیات (مرحوم) کی خدمات کا بہت بڑا ہاتھ ہے۔ وہ انتہائی ملنسار، شفیق، مہربان اور اپنے علاقے کا درد رکھنے والے انسان تھے اور ہم Expect کرتے ہیں کہ ان کے بھائی انہی کے نقش قدم پر چلیں گے اور یہ ایوان ہم سب کا ہے، فلور کے اوپر ڈسکشن میں ضرور ایک دوسرے کے خلاف بعض اوقات بات ہو جاتی ہے لیکن نجی زندگی میں ہم سارے آپس میں بہت سے تعلقات رکھتے ہیں، سب ایک دوسرے کے بھائی ہیں، یہ ہمارا سب کا فلور ہے، جب بھی کسی کا کوئی پریویلج آیا اس فلور کے اوپر، خواہ اس طرف سے یا اس طرف سے، ہم نے ہمیشہ

اس میں یونٹی دکھائی اور کئی اور ایشوز میں بھی ہم ہمیشہ اکٹھے رہے۔ میں ایک بار پھر ارباب صاحب کو دل کی گہرائیوں سے مبارک باد پیش کرتا ہوں اور ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے علاقے کے عوام کی بھرپور خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ہماری طرف سے انہیں بھرپور تعاون حاصل رہے گا۔

محترمہ قائمقام سپیکر: تھینک یو۔ نلوٹھا صاحب۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: شکریہ، جناب سپیکر صاحبہ۔ جناب سپیکر صاحبہ! میں اس ایوان میں بیٹھے تمام سیاسی جماعتوں، حکمران اتحاد اور اپوزیشن اتحاد کی تمام جماعتوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ جب ارباب اکبر حیات صاحب اچانک دل کا دورہ پڑنے کی وجہ سے ہم سے جدا ہو گئے تو اس ہاؤس میں بیٹھی تمام جماعتوں نے جس طرح ان کیلئے افسوس کا اظہار کیا تھا تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ ارباب اکبر حیات صاحب کی اپنی بھی بہت بڑی اس ہاؤس کے ساتھ محبت تھی اور تمام ممبران کے ساتھ اور تمام سیاسی جماعتوں نے جو ہمدردی کا اظہار کیا تھا، میں بہت زیادہ شکریہ ادا کرتا ہوں۔ آج پھر دوبارہ ارباب وسیم حیات صاحب کی کامیابی پر میں ان کو دل کی گہرائیوں سے مبارکباد بھی پیش کرتا ہوں اور میں ان سے توقع رکھتا ہوں کہ وہ ارباب اکبر حیات صاحب کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اپنےحلقہ احباب کی بھی خدمت کریں گے اور ایوان کے اندر بھی ایک مثبت Role play کریں گے جس طرح اپنا Role ارباب اکبر حیات صاحب Play کیا کرتے تھے۔ آج میں ایک دفعہ پھر تمام سیاسی جماعتوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے پاکستان مسلم لیگ نون کے ارباب اکبر حیات صاحب کی کامیابی پہ جس طرح کھلے دل سے مبارکباد پیش کی تو اس پر میں بہت زیادہ ان کا مشکور ہوں۔ جناب میڈم سپیکر صاحبہ! میں پی کے-8 کے پورے عوام کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے اپنے حلقہ احباب میں الیکشن کے ذریعے پاکستان مسلم لیگ نون کے امیدوار پر اعتماد کیا اور انہیں باری اکثریت سے کامیاب کیا۔ (تالیاں) جناب سپیکر صاحبہ، میں یہ سمجھتا ہوں کہ پی کے-8 کے عوام اور کے پی کے کے عوام نے میاں نواز شریف کی پالیسیوں کی حمایت کی اور ان کی پالیسیوں کو دیکھتے ہوئے (تالیاں) پاکستان مسلم لیگ کے حق میں ووٹ استعمال کیا اور ارباب اکبر حیات صاحب کو کامیاب کیا۔ جناب سپیکر صاحبہ، میں تمام سیاسی جماعتوں کے کارکنوں کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے اس الیکشن میں اپنی اپنی جماعتوں سے وابستگی رکھنے کے

باوجود ارباب اکبر حیات صاحب کے اس سانحے کو مدنظر رکھتے ہوئے ارباب وسیم حیات کو ووٹ دیا، اس میں میں تحریک انصاف کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں، تحریک انصاف کے قائدین اور کارکنوں کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے بھی ارباب وسیم حیات کا، جماعت اسلامی اور قومی وطن پارٹی، (تالیاں) جے یو آئی، اے این پی، پیپلز پارٹی، تمام سیاسی جماعتوں کے کارکنوں کا میں دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں ارباب اکبر حیات کی کامیابی میں بہت اہم Role play کیا۔ جناب سپیکر صاحبہ! جو لوگ یہ پروپیگنڈا کیا کرتے تھے مسلم لیگ کے قائد کے خلاف، پی کے-8 کے الیکشن والے دن یہ ثابت ہو گیا ہے کہ میاں نواز شریف چاروں صوبوں کی آواز، میاں نواز، میاں نواز، میاں نواز (تالیاں) لوگوں نے دارالخلافے کے اندر پی کے-8 میں مسلم لیگ کو، شیر کو یہ سیٹ دے کر میں یہ سمجھتا ہوں کہ مسلم لیگ کے اوپر جو اعتماد کیا ہے، میں اس صوبے کے----

(شور)

<u>محترمہ قائمقام سپیکر</u>: پلیز اسمبلی میں ذرا----

<u>سردار اورنگزیب نلوٹھا</u>: آیا، آیا۔

<u>آوازیں</u>: شیر آیا۔

<u>سردار اورنگزیب نلوٹھا</u>: آیا، آیا۔

<u>آوازیں</u>: شیر آیا۔

<u>سردار اورنگزیب نلوٹھا</u>: جناب سپیکر صاحبہ! میں بات کر لوں----

(شور)

<u>Madam Acting Speaker</u>: This is not acceptable, not please. Treasury benches! Please keep quiet.

<u>معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم</u>: میڈم سپیکر! یہ----

<u>جناب شوکت علی یوسفزئی (پارلیمانی سیکرٹری)</u>: بہت غلط وہ ----

(قطع کلامیاں اور شور)

<u>معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم</u>: ہم بھی یہ بات کر----

<u>Madam Acting Speaker</u>: Please, treasury benches! please keep quiet. Please, keep quiet. Okay, Nalotha Sahib! Thank you very much.

<u>سردار اورنگزیب نلوٹھا</u>: جناب سپیکر صاحبہ، جناب سپیکر صاحبہ----

(قطع کلامیاں اور شور)

<u>Madam Acting Speaker:</u> Nalotha Sahib, thank you very much, Nalotha Sahib. Zareen Zia, Zareen Zia.

جناب شوکت علی یوسفزئی (پارلیمانی سیکرٹری): جو ایسی باتیں----

(قطع کلامیاں اور شور)

محترمہ زرین ریاض (پارلیمانی سیکرٹری برائے زراعت): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔

(قطع کلامیاں اور شور)

محترمہ قائمقام سپیکر: زرین ضیاء۔ شوکت، پلیز آرام سے۔ زرین ضیاء پلیز۔

(قطع کلامیاں اور شور)

پارلیمانی سیکرٹری برائے زراعت: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ میڈم سپیکر! سب سے پہلے میں جناب ارباب وسیم حیات جو مرحوم ارباب اکبر حیات کے بھتیجے اور داماد ہیں، ان کو میں اپنی پارٹی اور تمام پارٹیز کی خواتین کی طرف سے مبارک باد پیش کرنا چاہتی ہوں اور انہیں اس اسمبلی میں ویلکم کرنا چاہتی ہوں۔ میں سمجھتی ہوں کہ یہ مرحوم اکبر حیات کی وہ خدمات تھیں جنہوں نے ان لوگوں کے دلوں میں جگہ بنائی اور آج ان لوگوں نے پھر ان پہ اعتماد کیا۔ ایم پی اے ارباب اکبر حیات پہ اعتماد کیا اور اس کے بدلے میں ارباب وسیم آج اس سیٹ پہ بیٹھے ہیں جو ان کے داماد بھی اور بھتیجے بھی ہیں تو میں ان کو ایک دفعہ پھر مبارک باد پیش کرنا چاہتی ہوں اور میں یہاں سے، چونکہ یہ یہاں پہ اچھی بات نہیں ہے کہ ہم مقابلہ بازی کریں، میں نلوٹھا صاحب کو بھی یہ کہنا چاہوں گی کہ پلیز، یہ وہ وقت نہیں ہے کہ ہم اس پہ مقابلہ بازی کریں لیکن یہ کلیئر کرنا چاہتی ہوں کہ یہ نون کا ووٹ نہیں تھا، نہ میاں نواز شریف کا ووٹ ہے اور نہ ان کو پڑا ہے،یہ ارباب اکبر حیات کا اپنا شخصی ووٹ تھا اور ان کا Sympathy ووٹ تھا جو ان کو پڑا ہے تو لہذا آپ کو پلیز، (تالیاں) ان چیزوں سے Avoid کریں اور ایک دفعہ پھر آپ کو مبارک باد اور امید رکھتی ہوں کہ وہ اپنے چچا اور اپنے سسر کی خدمات کو ان شاء اللہ شرمندہ تعبیر نہیں ہونے دیں گے اور ان کیلئے----

(قطع کلامیاں اورشور)

پارلیمانی سیکرٹری برائے زراعت: جی؟

(قطع کلامیاں اور شور)

پارلیمانی سیکرٹری برائے زراعت: اور ان کی جو خدمات ہیں، ان کو آگے لیکر چلیں گے اور اس اسمبلی کی جیسے انہوں نے اس اسمبلی میں تمام پارٹیوں کو ساتھ لیکر کام کیا اور ہم یہ نہیں سمجھتے تھے----
(قطع کلامیاں اور شور)

Parliamentary Secretary for Agriculture: Please, listen to me, please, listen to me.

Madam Acting Speaker: Order in the House, please order.

پارلیمانی سیکرٹری برائے زراعت: ہم لوگ یہ نہیں سمجھتے تھے کہ وہ اپوزیشن کا بندہ ہے، لہذا ارباب وسیم حیات سے یہ امید رکھتی ہوں کہ وہ تمام پارٹیوں کو ساتھ لیکر چلیں گے اور ان شاء اللہ اپنے چچا کی خدمات کو آگے لیکر جائیں گے .Thank you so much

محترمہ قائمقام سپیکر: جعفر شاہ صاحب، جعفر شاہ صاحب۔

جناب جعفر شاہ: تھینک یو میڈم سپیکر۔ د ټولو نه مخکښې خو جی زه ارباب وسیم صاحب ته دې ایوان ته په راتګ، په راتلو او د دې ایوان ممبر په منتخب کیدو باندې مبارکی ورکومه، د دې امید سره چې په دې سخت وخت کښې چې صوبه ډیر د کړکیچن صورتحال سره مخامخ ده او دلته داسې تاریخی کړکیچن صورتحال دے نو مونږ ته د ارباب صاحب غوندې د سړو یقیناً ډیر ضرورت دے چې هغه په دېکښې Contribution اوکړی او مؤثر Role ادا کړی د حزب مخالف د ملګرو سره غاړه په غاړه اوګه په اوګه۔ میډم سپیکر، د دوئ دلته ناسته مونږ ته هغه هستی رایادېږی چې د چا ډیر لوئې کردار وو په دې اسمبلئ کښې په اپوزیشن کښې او هغوی به وقتاً فوقتاً ډیر په چمتو حالت کښې د حکومت د کمزوریانو نشاندهی کوله او هغوی ته به ئے د هغوی هغه کمزوریانې ښودلې۔ زمونږ یقین دے چې وسیم صاحب به هم د هغوی په نقش قدم باندې روان وی۔ ارباب اکبر حیات صاحب ته د خدائے پاک اووه واړه جنتونه ورکړی۔ میډم سپیکر، زه ستاسو په وساطت وسیم صاحب ته دا خبره کومه چې په ډیر سخت وخت کښې تاسو اسمبلئ ته راغلی یئ او داسې تاریخی وخت دے میډم سپیکرا چې-----
(شور)

Madam Acting Speaker: Order in the House please, those who want, جو باتیں کرنا چاہتے ہیں، پلیز نیچے یہ کمرے ہیں، وہاں جا کر باتیں کریں، جعفر شاہ صاحب کو سنیں۔

جناب جعفر شاہ: میډم سپیکر، تهینک یو۔ دا سې سخت حالاتو سره مونږ مخامخ یو میډم سپیکرا چې نن حکومت راله راپاڅیدلې او هغه په هړتال دے۔ نن بلدیاتی نمائندګان راغلی دی د اسمبلئ په ګیټ باندې ولاړ دی، نن پی سی ایس افسران پاڅیدلی دی، هغوی په سیکرټریټ کښې په پرلت باندې مجبور دی، نن ډاکټران په هړتال باندې مجبور دی، نن د پی پی ایچ آئی، هغوی په هړتال باندې مجبور دی، نن ټوله صوبه جی په هړتال ده، نو زما دا خیال دے چې ارباب صاحب! په ډیر سخت وخت کښې راغلی یئ او زمونږ دا امید دے چې ستاسو په راتګ باندې حزب اختلاف ډیر مضبوط شوے دے او ستاسو هغه Contribution به ان شاء اللہ مونږ په شریکه باندې حکومت ته د هغې د کمزوریانو نشاندهی کوؤ۔ زه د عنایت صاحب ډیر مشکور یم چې هغه دا خبره اوکړه چې مونږ ښه Environment په دې اسمبلئ کښې جوړ کړو او د هغې د Facilitation conducive environment create کړو، زما به ورته دا ریکویسټ وی چې مهربانی اوکړئ په دې صوبه کښې هم ښه حالات پیدا کړئ ځکه چې ډیر بدحال دے، خلق د ډیرو مشکلاتو سره مخامخ دے، حکومت Deliver نه کړے شو، چې Deliver نه کړے شو نو مهربانی اوکړئ دې دوه کاله کښې څه اوکړئ چې دا خلق لږ په قلاره باندې شی، خلق ډیر زیات په مشکل کښې دے۔ میډم سپیکر، تهینک یو۔

(تالیاں)

محترمہ قائمقام سپیکر: ارباب صاحب! آپ ذرا ان سب کو باری باری ایک ایک کا جواب دے دیں پلیز۔

سپاس تشکر

ارباب محمد وسیم خان: أَعُوذُ بِٱللَّهِ مِنَ ٱلشَّيۡطَـٰنِ ٱلرَّجِيمِ۔ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے ہمیں پھر موقع دیا اور عوام کی خدمت کا موقع دیا، اس کے بعد میں حلقہ پی کے-8 کے عوام کا دل کی گہرائیوں سے شکریہ ادا کرتا ہوں، ان غیرت مند عوام کا، بھائیوں بہنوں کا، بزرگوں کا جنہوں نے 2013 میں جس وقت ملک میں سونامی تھی، اس وقت ارباب اکبر حیات (مرحوم) پر اعتماد کیا تھا اور اب پھر انہوں نے ارباب اکبر حیات کے خاندان، مرحوم کے خاندان پر پھر اعتماد کیا، میں ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں، اس معزز ایوان کا،

ممبران کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جو لوگ ہمارے درد میں شریک ہوئے، ہمارے غم میں شریک ہوئے، ان کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں اور اپنے چچا مرحوم ارباب اکبر حیات کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں، یہ ان کی بدولت، ان کا حلقے کے عوام کے ساتھ پیار تھا، ان کی بدولت آج میں یہاں بیٹھا ہوں۔ ان سب پارٹیوں کا جس طرح نلوٹھا صاحب نے کہا، ان سب پارٹیوں کا بھی میں شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے میرے ساتھ میری حوصلہ افزائی کی اور مجھے سپورٹ کیا۔ شکریہ، تھینک یو۔

(تالیاں)

Madam Acting Speaker: Thank you, Arbab Sahib and welcome once again. Now we coming back to Agenda, No. 6.

جو ایڈجرنمنٹ موشن تھی نلوٹھا صاحب، اور اس کا جواب I think ہماری ٹریژری بنچز میں سے عنایت صاحب۔

جناب شاہ حسین خان: میڈم سپیکر۔

Madam Acting Speaker: بنہ بنہ Okay, you haven't, okay, carry on. Shah Hussain.

جناب شاہ حسین خان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ میډم! لکه څنګه چې ما په شروع کښې وئیلی وو چې دا ایډمنسټریشن ډیپارټمنټ چې هغه د دې صوبائی اسمبلی ملازمین د سره سول سرونټ منی نه، بیا جی میډم! په دیکښې د سپریم کورټ فیصله راغله، د سپریم کورټ فیصله دا ده چې د قومی اسمبلۍ، سینټ او د څلور صوبو اسمبلی ملازمین چې دی، دا سول سرونټس دی۔ د هغې نه وروستو بیا د سټینډنګ کمیټۍ میټنګ اوشو، په هغه سټینډنګ کمیټۍ کښې هغوی هم دا Recommend کړله او دا خبره ئے اوکړله چې چونکه دې کس د سیکورټی مسئله ده نو ده ته د په ترجیحی بنیادونو باندې کور الاټ شی۔ میډم سپیکر، دیکښې دا لیکلی وو په پیرا 25 باندې" اس موقع پر جناب حسن محمود صاحب سیکرٹری محکمہ ایڈمنسٹریشن نے بتایا کہ سرکاری گھروں کی الاٹمنٹ کے سلسلے میں محکمہ نے 07/01/2015 کو قواعد طے کئے ہیں جس پر سختی سے عمل درآمد ہورہا ہے" خو په دیکښې بیا داسې وو چې په 07/01 باندې ئے دا خبره اوکړه او په 09/01 باندې بیا واپس بیا کس ته ئے کور الاټ کړو نو دلته کښې بیا په 26 نمبر باندې وائی" بعد ازاں کمیٹی نے درخواست گزار کو علیحدہ ان کیمرہ میں سنا، جہاں پر درخواست

گزار نے اپنی مشکلات اور سیکورٹی خطرات کا تفصیل سے ذکر کیا۔ کمیٹی نے درخواست گزار کی زندگی کو لاحق خطرات کا جائزہ لیا اور ان کو پریشان کن قرار دیا۔ کمیٹی نے الاٹمنٹ قواعد 2015 کے قاعدہ 6 کے مطابق انسانی ہمدردی کی بنیاد پر درخواست گزار کو ترجیحی بنیاد پر اپنے استحقاق کے مطابق سرکاری گھر الاٹ کرنے کی سفارش کی" خو میڈم سپیکر، د دې نه باوجود چې د سپریم کورټ فیصله شته، د سټینډنګ کمیټی فیصله هم شته، د هغې نه باوجود نه ده ته کور الاټ شو او نه زمونږ د صوبائی اسمبلئ نورو ملازمینو ته کورونه الاټ کیږی۔ ډیره مهربانی، جی۔

محترمہ قائمقام سپیکر: مشتاق غنی صاحب! پلیز اس کا Answer دے دیں، مشتاق غنی صاحب۔

جناب جعفر شاہ: جی میڈم۔

محترمہ قائمقام سپیکر: مشتاق غنی صاحب جواب ورکوی کنہ۔ اوکے، جعفر شاہ،آج ایجنڈا بہت بڑا ہے، پلیز۔

Mr. Jafar Shah: Just, just very briefly. Thank you, Madam Speaker.

اس طرح ہے کہ مشتاق غنی صاحب ڈیٹیل میں اس کا جواب دینگے، میڈم سپیکر! یہ بہت بڑا مسئلہ ہے پورے صوبے میں اور ہاؤسز کا اتنا بڑا گھمبیر مسئلہ بنا ہوا ہے اور میں نے سنا تھا Last budget میں بھی اس کیلئے کچھ ایلوکیشن رکھی گئی تھی لیکن اس پر ابھی تک عمل نہیں ہوسکا، جو کوارٹرز بنانے تھے، جو پلازے بنانے تھے، اس کی بھی وضاحت فرمائیں کہ وہ کونسی سٹیج میں ہے اور اس سال تو نہیں بن سکیں گے، آئندہ دو سالوں میں بن بھی سکیں گے کہ نہیں؟

Madam Acting Speaker: Yes, Mushtaq Ghani Sahib. Okay, Inayat, you want to answer? Okay, Inayat.

جناب عنایت اللہ {سینیئر وزیر (بلدیات)}: تھینک یو، میڈم سپیکر۔ It's a difficult issue، سچی بات یہ ہے، میرے خیال میں انہوں نے بھی اشارہ کیا، ہمارے دوست جعفر شاہ صاحب نے بھی اشارہ کیا، ہاؤسنگ کا جو ہے، یہ پشاور کے اندر ایک سیریس ایشو ہے اور میرے علم کے مطابق پشاور کے اندر نوکری حاصل کرنا یہ آسان کام ہے لیکن پشاور کے اندر سرکاری گھر کی الاٹمنٹ ایک Difficult job ہے۔ کسی زمانے میں یہ، بلکہ ہمارے بھی ابتدائی دنوں تک یہ چیز سفارش کے اوپر چلتی رہی، پھر اس میں کورٹ کے Decisions آ گئے اور کورٹ کے Decisions کے بعد وہ کافی حد تک ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹ جو ہے، وہ میرٹ کے مطابق ہاؤسز الاٹ کررہا ہے۔ یہ جو پراونشل اسمبلی اور

سیکرٹریٹ کے ملازمین اور سول سرونٹ اور نان سول سرونٹ کا ایشو ہے، یہ اپنی جگہ موجود ہے اور میرے خیال میں میرے علم کے مطابق اس سے پہلے پراونشل اسمبلی کے ممبران کو ہاؤسز الاٹ ہوئے ہیں، ایڈمنسٹریشن نے الاٹ کئے ہوئے ہیں لیکن جو ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹ کا یہ سٹینڈ ہے کہ صرف سول سرونٹ کو الاٹ ہوں گے اور پھر اس میں کورٹ کا Decision آگیا ہے، میں سمجھتا ہوں کہ اس کے دو راستے ہیں----

Madam Acting Speaker: Maulana Mufti Ghafoor Sahib, Maulana Mufti Ghafoor Sahib, please you go to your own seat and وہاں پر جو ہے، Ishtiaq Ormar, please listen to the, otherwise you can go out.

وہاں کمروں میں باتیں کریں، وہ سن نہیں پا رہے ہیں۔

سینئر وزیر (بلدیات): میڈم سپیکر، There are two solutions، ایک تو یہ ہے کہ میں سیکرٹری ایڈمنسٹریشن سے اسمبلی کا جو یہ اسمبلی کے اندر ایک Feelings ہیں، ظاہر ہے ہم ٹریژری بنچز اور اپوزیشن دونوں اسمبلی سیکرٹریٹ کے ملازمین کے ساتھ ہمدردی رکھتے ہیں، اس وجہ سے کہ وہ اس ایوان کو چلاتے ہیں، اس کے بزنس کو چلانے کیلئے ماحول فراہم کرتے ہیں، اس کیلئے ڈاکیومنٹیشن کرتے ہیں، اس کیلئے ایجنڈا تیار کرتے ہیں اور یہ صوبے کا جو پورا ایک لحاظ سے، صوبے کا جرگہ ہے، اس کو چلانے کیلئے ایک مناسب ماحول فراہم کرتے ہیں اور اس کو Technically assist کرتےہیں، اسلئے ہم دونوں جو ہیں، ٹریژری اور اپوزیشن بنچز دونوں اسمبلی سیکرٹریٹ ملازمین کے ساتھ ہمدردی رکھتےہیں اور ان کا یہ جو Genuine issue ہے، اس کو سپورٹ کرتےہیں، ایک میری تجویز یہ ہے کہ یا تو میں سیکرٹری ایڈمنسٹریشن کو یہ پوری ایڈجرنمنٹ موشن، کورٹ کا Decision پڑھ کرکے ان کو بٹھا کر ان کا مؤقف سنوں اور اس کو دوبارہ ایوان میں پیش کروں، ایک یہ حل ہے اور دوسرا یہ ہے کہ Straightaway آپ جو متعلقہ سٹینڈنگ کمیٹی ہے آن ایڈمنسٹریشن، اس میں سیکرٹری ایڈمنسٹریشن کو بلائیں اور اس میں ان کو بتائیں کہ This is a court decision، آپ کا کیا مؤقف ہے، آپ اس کو Implement کرتےہیں کہ نہیں Implement کرتے؟ مجھے لگتا ہے کہ ان دونوں میں سے جو بھی حل موؤر کو پسند ہو اور موؤر دونوں میں جس حل کے اوپر بھی مطمئن ہوتےہیں، We are ready-

محترمہ قائمقام سپیکر: نلوٹھا صاحب۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: سپیکر صاحبہ! میں گزارش کرتاہوں کہ اس سے پہلے پچھلی اسمبلی میں جو سپیکر تھے اس وقت کے کرامت اللہ چغرمٹی صاحب، انہوں نے اس کے اوپر رولنگ دی تھی کہ اسمبلی سیکرٹریٹ کو' اٹیچڈ' نہ لکھا جائے بلکہ اس کو فل سیکرٹریٹ کا درجہ، جس طرح دوسرے ملازمین کو سہولیات ملتی ہیں، پھر اس سیشن کے دوران، اسد قیصر صاحب نے بھی اپنی رولنگ میں بالکل واضح طور پر یہ کہا تھا لیکن بہت افسوس ہے جناب سپیکر صاحبہ! کہ سپریم کورٹ آف پاکستان جو اس ملک کی سب سے بڑی عدالت ہے، اس کا فیصلہ بھی نہیں مانا جارہا، انہوں نے واضح طور پر اپنے فیصلے میں لکھا ہے کہ سینٹ آف پاکستان، قومی اسمبلی اور صوبائی اسمبلیوں کے ملازمین کو سول سرونٹس قراردیا جائے لیکن جناب سپیکر صاحبہ! سیکرٹری ایڈمنسٹریشن اور چیف سیکرٹری صاحب کہتے ہیں کہ انہیں سول سرونٹس کا وہ ہم نہیں کرسکتے، تو یہ بڑی ایک عجیب سی بات ہے۔ میں یہ درخواست کرتا ہوں جناب سپیکر صاحبہ! آپ سے کہ میرے اس کال اٹینشن نوٹس کو، تحریک التواء کو آپ کمیٹی کے حوالے کریں، وہاں پر اس پر کوئی واضح فیصلہ بھی آئے اور پہلے بھی اس کے سٹینڈنگ کمیٹی میں، سپریم کورٹ میں فیصلے آچکے ہیں لیکن تاحال عمل درآمد کیوں نہیں کیا جارہا ہے اور عنایت اللہ خان صاحب چونکہ حکومت کے ذمہ دار ہیں، میں یہ سمجھتا ہوں کہ وہ ان ملازمین کا جو بہت بڑی خدمت کرتے ہیں صوبے کی، اس اسمبلی کی، پورے ہاؤس کی، تو ان کو بھی ان کا حق دیا جائے، اسے حق سے زیادہ ہم نہیں مانگتے، ہم کہتے ہیں کہ ان کا حق ان کو دیا جائے۔ شکریہ۔

محترمہ قائمقام سپیکر: Shah Hussain! Please try کہ اس کو کریں، بہت بڑا ایجنڈا ہے، I am telling you again and again.

جناب شاہ حسین خان: شکریہ۔ میڈم! دا خبره لږه لنډوؤ، عنایت الله خان ډیر ښائسته او ښکلې خبرې اوکړلې، مونږ ته په دې هم اعتراض نشته، که تاسو سیکرټری ایډمنسټریشن دلته کښېنې رااوغواړئ او مونږ ورسره کښېنوئ چې دا خبرې ډسکس کړو، دې باندې هم مونږ ته اعتراض نشته او لکه څنګه چې نلوټها صاحب اووئیل چې که دا سټینډنګ کمیټئ ته ئې لیږئ نو مونږ ته پرې هم څه اعتراض نشته، زمونږ مسئله دا ده چې مونږ له مسئله حل کول دی، که عنایت

الله صاحب دا یقین دھانی راکوی چې دا زما په کمیټئ کښې به دا مسئله حل شی نو مونږ ته اعتراض نشته، ګنی سټینډنګ کمیټئ ته ئے اولیږئ، دوئ ډیرې خائسته خبرې اوکړې جی۔ مهربانی۔

محترمہ قائمقام سپیکر: عنایت اللہ صاحب! بس Decision لیں جو بھی لینا ہے، پلیز۔

سینئر وزیر (بلدیات): دیکھیں میڈم! میں ان کو اپنے آفس بھی بلا سکتا ہوں اور کل اگر اسمبلی کا اجلاس ہے تو کل اسمبلی اجلاس میں بھی بلا سکتا ہوں اور ان کے آمنے سامنے موؤرز کے آمنے سامنے ان کو بٹھاؤں گا، ٹھیک ہے؟ اس کو کال کرینگے اور اگر اس Option پر یہ راضی نہیں ہوئے تو They have the other option, (which) is open, it should be sent to the Standing Committee on Administration. اور وہ اس پر Deliberation کرے اور جو سپریم کورٹ کا Decision ہے، اس کو دیکھ کر اس کو Technically examine کرکے Legally examine کرکے اس کے مطابق پھر آگے پراسیس چلائیں۔

جناب شاہ حسین خان: میډم! کمیټی ته ئے اولیږئ۔

محترمہ قائمقام سپیکر: عنایت۔

سینئر وزیر (بلدیات): مجھے کمیٹی میں بھیجنے پر کوئی اعتراض نہیں ہے، I have no objection if you want to send it to the Committee، ٹھیک ہے، مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے، I have no objection.

Madam Acting Speaker: Is it is the desire of the House that the adjournment motion No.195, moved by the honourable Member, may be referred to the Committee concerned? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Madam Acting Speaker: The 'Ayes' have it. The adjournment motion is referred to the Committee concerned. Now,
وہ آرڈرز جو کہ Friday کو باقی بچ گئے تھے، اس میں سے آمنہ سردار صاحبہ، یس پلیز۔

محترمہ آمنہ سردار: شکریہ، میڈم سپیکر۔ سب سے پہلے میں ارباب وسیم حیات کو مبارک باد پیش کرتی ہوں کہ وہ بہت اچھی لیڈ سے جیت کر اس ایوان میں تشریف لائے اور امید ہے کہ ارباب اکبر حیات کے نقش قدم پر چلتے ہوئے ان شاء اللہ یہ بھی بہت اچھے کام سرانجام

دینگے، اپنے حلقے کی خدمت کریں گے۔ جناب سپیکر صاحبہ! پرسوں بھی ہم ایک موضوع پر بات کرنا چاہ رہے تھے، فاٹا کے جو ایڈہاک لیکچررز ہیں، وہ کتنے دنوں سے سٹرائیک پر بیٹھے ہوئے ہیں، 2011 میں یہ ایڈہاک لیکچررز کی تقرریاں ہوئی تھیں فاٹا کے کالجز میں، اور چھ ایف آرز ہیں اور سات ایجنسیز ہیں، 12 مئی 2014 کو جب ان کی ریگولرائزیشن ہوئی تو ان لوگوں کو خاص طور پر Neglect کیا گیا۔ اب یہ تھوڑے سے لوگ ہیں، 213 شاید ان کی تعداد ہے جن میں سے 117 مرد ہیں اور 96 شاید خواتین ہیں اور ابھی تک ان کا پرسان حال کوئی نہیں۔ ابھی Recently سولہ فروری 2016کو ایک کمیٹی بنائی گئی جس میں تمام ڈیپارٹمنٹس موجود تھے، فنانس بھی تھا، اسٹیبلشمنٹ کا تھا، لاء بھی، ہائرایجوکیشن، فاٹا ڈائریکٹریٹ اور فاٹا سیکرٹریٹ اور مشتاق غنی صاحب نے اس کو چیئر کیا تھا اور مشتاق غنی صاحب نے ہی اس کو یقین دہانی کرائی تھی کہ وہ جلد ہی کوئی Amended Bill یا ریگولرائزیشن بل لیکر آرہے ہیں اور جس سے ان کے تمام مسائل کا سدباب ہوگا، نواں مہینہ ہے ان کو تنخواہیں نہیں مل رہی ہیں، کتنے دنوں سےیہ لوگ سڑکوں پر بیٹھے ہوئے ہیں، وہ خواتین جو اتنے مشکل علاقوں میں جاکر Jobs کررہی ہیں، ان کا کوئی پرسان حال نہیں ہے، تو ہم پرسوں بھی، جمعے والے دن میں بھی ہم انہی کی بات اٹھانا چاہ رہے تھے اسمبلی میں، انہی کا ذکر کرنا چاہ رہے تھے، آج بھی وہ باہر بیٹھے ہوئے ہیں، کتنے دنوں سے وہ اس گرمی، تپتی دوپہروں میں باہر وہ کھڑے ہو کر Protest کر رہے ہوتےہیں، تو میں چاہوں گی کہ اس کیلئے مشتاق غنی صاحب یا تو ان کیلئے کوئی ریزولیوشن لیکر آئیں یا کوئیAmended Bill لائیں جس میں ان کی تمام جو تکالیف ہیں، ان کا سدباب ہو اور ان کی نو مہینے کی جو تنخواہ ہے، وہ بھی ان کو ادا کی جائے۔ بہت شکریہ۔

<u>محترمہ عظمیٰ خان</u>: میڈم سپیکر۔

<u>محترمہ قائمقام سپیکر</u>: اوکے، عظمیٰ بی بی۔

<u>محترمہ عظمیٰ خان</u>: شکریہ، میڈم سپیکر۔ میڈم! یہ ایک الگ بحث تھی کہ ان ایڈہاک فاٹا لیکچررز جو کہ 200 سے زیادہ تعداد ہے، پہلے تو ان کو پراونشل گورنمنٹ Own ہی نہیں کررہی تھی، یہ سڑکوں پر مارے مارے پھر رہے تھے، پریس کلب کے سامنے Protest کر رہے تھے کہ ہم پراونشل ایمپلائز ہیں، اور پراونشل گورنمنٹ یہاں سے کہتی تھی کہ نہیں آپ فیڈرل کے ایمپلائز ہیں،خدا خدا کرکے کسی دن پریس کلب کے

سامنے سے سی ایم صاحب کا گزر ہوا اور انہوں نے وہاں سی ایم صاحب کو کھڑا کرکے ایک میٹنگ کم از کم Arrange کرا لی، مشتاق غنی صاحب نے اور جو ان کے ساتھ باقی اسٹیبلشمنٹ ڈیپارٹمنٹ، لاء ڈیپارٹمنٹ، ایڈمنسٹریشن، سب نے ان کے ساتھ ایک میٹنگ کی اور یہ میٹنگ بڑی مشکل سے Arrange ہوئی میڈم، اس میٹنگ میں یہ Decide ہوا گورنمنٹ نے Accept کیا کہ ہاں یہ ہمارے ایمپلائز ہیں میڈم! ان کا ابھی جو Tenure تھا، وہ ختم ہوگیا، ان کو Extension نہیں ملا، ان کو Terminate بھی نہیں کیا گیا، نو مہینے سے ان کو تنخواہیں بھی نہیں دی گئیں، بار بار مشتاق غنی صاحب آف دی ریکارڈ ہمارے ساتھ کمٹمنٹ کررہے ہیں کہ ان کو ریگولرائز کریں گے، جب ان کی سمری جاتی ہے ریگولرائز یشن کیلئے تو اسٹیبلشمنٹ ڈیپارٹمنٹ میں وہ Stuck ہوجاتی ہے، وہاں سے یہ رسپانس آتا ہے، ایک Rude response، I don't know کہ Wordings کس کی ہیں لیکن ایک'روڈ' سا رسپانس آتا ہے کہ یہاں آپ کے منسٹر کی نہیں چلتی اور یہاں کسی کی نہیں چلتی اور ہم اسٹیبلشمنٹ ڈیپارٹمنٹ میں جو ہماری مرضی ہوگی، وہ ہم کریں گے۔ میڈم! I don't know کہ الفاظ کس کے ہیں؟ اگر یہ واقعی کسی ذمہ دار بندے کے ہوتے تو میں اس کے خلاف کارروائی کرواؤں گی لیکن میڈم! مجھے گورنمنٹ سے یہ ایشورنس چاہیئے کہ جب یہ Suspended ہیں، نو مہینے سے تنخواہیں نہیں مل رہی ہیں تو یہ کس چیز پر گزارہ کریں گے؟ میڈم! رمضان آنے والا ہے، یہاں اقلیتوں کو تنخواہیں مل جاتی ہیں، ان کو کرسمس پر پہلے دے دی جاتی ہیں، رمضان آرہا ہے میڈم! عید آرہی ہے اور ان کو نو مہینے سے تنخواہیں نہیں دیں، قرضداروں نے قرض دینا بھی بند کر دیا ہے، Kindly میڈم! یہاں پر ہمیں ایک Proper assurance ملے کہ کتنے ٹائم فریم میں گورنمنٹ اس کو ریگولرائز کرے گی؟ جبکہ اسٹیبلشمنٹ ڈیپارٹمنٹ Willing نہیں ہے تو منسٹر صاحب کیسے ریگولرائزیشن کریں گے؟ تھینک یو، میڈم۔

<u>محترمہ قائمقام سپیکر</u>: مشتاق غنی صاحب۔

<u>معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم</u>: میڈم! واقعی یہ ایک گھمبیر ایشو ہے اور اس میں بہت سی Legal implications ہیں۔ ہم As a department چاہتے ہیں کہ یہ لوگ ریگولرائز ہو جائیں، ان کے کنٹریکٹ کی بھی Renewal ہو جائے اور وزیر اعلیٰ کی بھی یہی خواہش ہے، میں آج بھی ان کے ساتھ ملا اور اکثر ملتا رہتا ہوں،ہم نے ابھی تک بہت کوشش کی ہے، ان کے لئے دو تین میٹنگز ہوئیں، سیکرٹری اسٹیبلشمنٹ،

سیکرٹری لاء، ہائر ایجوکیشن، ہم سارے کافی اس پہ بات چیت کر رہے ہیں بڑے عرصے سے، ابھی Recently جو ہوا، اصل میں بات یہ ہے کہ معاملہ کہیں پہ پھنسا ہوا ہے جسے ہم حل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ آج بھی ہماری فاٹا ڈائریکٹریٹ سے بات ہوئی ہے Today، ہم نے ان سے کہا کہ اب سیکرٹری اسٹیبلشمنٹ کا مؤقف یہ ہے کہ یہ کنٹریکٹ لیکچررز نہیں ہیں، یہ ایڈہاک ہیں اور ایڈہاک کا کنٹریکٹ Renew نہیں ہوسکتا، وہ ایک Specific period کیلئے ہوتا ہے One year, two year، لیکن ماضی میں یہ Precedent موجود ہے کہ انہی ایڈہاک لیکچررز کو دو تین دفعہ ان کا کنٹریکٹ ایک ایک سال کا Renew کیا گیا۔ اب اسٹبلشمنٹ یہ کہتا ہے کہ یہ Unhealthy practice ہے، یہ Against the law ہے اور ہم لاء سے ہٹ کے کوئی کام نہیں کرنا چاہتے اور آپ کو علم ہے، صوبے میں احتساب کا قانون موجود ہے، اس وجہ سے بھی آفیسرز کی کوشش ہے کہ ہم کوئی کام لاء سے ہٹ کر نہ کریں۔ ہم نے کہا کہ ہمیں آپ کوئی راستہ بتا دیں کہ ہم تھرو اسمبلی یا کس طریقے سے ان کو ہم ریگولرائز کر سکیں، آج جب ہم نے فاٹا سے بات کی تو انہوں نے کہا ہے جی کہ ہم اس چیز میں زیادہ'انٹرسٹڈ' نہیں ہیں کہ ان کا کنٹریکٹ Renew ہو جائے، اگر آپ ریگولرائز کر سکتے ہیں تو وہ زیادہ بہتر صورتحال ہے۔ اب ان کے سیکرٹری نہیں تھے، وہ پرسوں ہمارے ساتھ آکے ملیں گے۔ اب ہمیں At the same time یہاں کے ڈیپارٹمنٹس کو بھی Convince کرنا پڑ رہا ہے اور فاٹا کے ڈائریکٹریٹ کو بھی اور سیکریٹریٹ کو ہمیں Convince کرنا پڑ رہا ہے، حالانکہ اصولاً ہونا یہ چاہیئے تھا کہ ان کی اپوائنٹمنٹ جب ہوئی تو ہائر ایجوکیشن کو کرنی چاہیئے تھی کیونکہ Mother department یہی ہے صوبے میں یا فاٹا کیلئے، لیکن ان کی اپوائنٹمنٹ ڈائریکٹ فاٹا میں کی گئی۔ اب وہ ایشوز سارے مختلف انداز میں چل رہے ہیں، ہمیں احساس ہے کہ آٹھ نو مہینوں سے ان لوگوں کو سیلریز بھی نہیں ملیں، یہ روڈ پہ بھی بیٹھے ہوئے ہیں، ڈیپارٹمنٹ بھی یہ چاہتا ہے کہ ان کا مسئلہ حل ہوجائے، وزیر اعلیٰ سے بھی میں نے تین دن پہلے Friday کو ان سارے ڈیپارٹمنٹ کی میٹنگ کروائی اسی ایشو کے اوپر اور ساتھ ٹیچنگ اسسٹنٹ کا بھی ایشو ہے لیکن ان دونوں ایشوز میں لاء جو ہے وہ ہمیں سپورٹ نہیں کر رہا، جو اسٹیبلشمنٹ ہے، یہ ڈیپارٹمنٹ ہمیں سپورٹ نہیں کررہا، قانونی اس میں مسئلے ہیں۔ ابھی Latest یہ ہے کہ میرے ساتھ آج بھی لیکچررز کی میٹنگ ہوئی، میں نے ان کو درخواست

کی کہ ہم لگے ہوئے ہیں، کوشش کر رہے ہیں، آپ یہ اپنی سٹرائیک کو ختم کریں، اتنی گرمی میں آپ لوگ بیٹھے ہوئے ہیں، یہ وہاں بیٹھنے کا مقصد یہ تھا کہ آپ کی آواز گورنمنٹ تک آئے تو وہ آواز Already آئی ہوئی ہے اور ہم اس پہ کوشاں ہیں، لگے ہوئے ہیں۔ اب میرا خیال ہے کہ ہم نے جو آج کیا، اگلے دو تین دنوں میں میں خود ایک میٹنگ کر رہا ہوں سی ایم صاحب کی ہدایات کی روشنی میں انہی ڈیپارٹمنٹس کے ساتھ اور ان کے ساتھ بیٹھ کے میں نے انہیں یہی کہا ہے کہ ہمیں آپ کوئی راستہ دیں کہ کس طریقے سے ہم ان کو Legalize کر سکیں اور ان کو ہم ان کے کنٹریکٹ بھی بحال کر دیں اور یہ ریگولر بھی ہوجائیں۔ تو اس کیلئے ہمیں دو چار دن اور Wait کرنا ہوگا اس میٹنگ تک اور ہماری As government یہ بھرپور کوشش ہے کہ ہم ان لوگوں کی جو مشکلات ہیں، ان کا ازالہ کریں اور ہمیں لیکچررز کی ضرورت بھی ہے۔ اگر ہم، یہ کوئی ڈھائی سو کے قریب ہیں، ان کو نکال دیتے ہیں تو فاٹا کے کالجز میں کہاں سے ہم لیکچررز لائیں گے؟ پبلک سروس کمیشن کی اتنی Capacity نہیں ہے کہ اتنی جلدی دے اور یہی صورتحال ہمارے ٹیچنگ اسسٹنٹ کی بھی ہے، وہ آٹھ نو سو ان کی تعداد ہے۔ تو بہرکیف اگلی میٹنگ کا انتظار ہے اور مجھے امید ہے کہ ہم ان اداروں سے کوئی راستہ نکالنے میں کامیاب ہوجائیں گے اور راستہ نکل آیا تو اسی ہاؤس کے تھرو ہم نے آگے Move on کرنا ہوگا۔

<u>محترمہ قائمقام سپیکر</u>: تھینک یو، مشتاق غنی صاحب۔ آمنہ بی بی!

<u>محترمہ آمنہ سردار</u>: شکریہ میڈم۔ اصل مسئلہ یہ ہے کہ ان کو یہ یقین دہانی کرائی جائے کہ ان کا مسئلہ حل کیا جائے گا۔ یہ تو کافی عرصے سے یہ سن رہے ہیں کہ کس ڈیپارٹمنٹ کو اعتراض ہے، کس ڈیپارٹمنٹ کو اعتراض ہے، یہ دو سو، ان کی تعداد تقریباً 214 ہے یا 215 ہے، بہت کم لوگ ہیں، اتنے زیادہ لوگ نہیں ہیں، اگر ان کو ایڈجسٹ کیا جائے تو کوئی ایسی بات نہیں ہے، یہ میں ان کیلئے2014 میں ایک امنڈمنٹ بھی لیکر آئی تھی، میری امنڈمنٹ کو Withdraw کر دیا گیا تھا تو مطلب یہ بیچارے Job پہ جا بھی رہے ہیں، ابھی انہوں نے سٹرائیک شروع کی ہے، کچھ دن ہوئے ہیں۔

<u>معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم</u>: مسئلہ تعداد کا نہیں ہے، مسئلہ قانون کا ہے کہ اس میں گنجائش پیدا نہیں ہو رہی اور اسے پیدا کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے، اس لئے ہم Specific date نہیں دے سکتے کہ میں کہہ دوں جی ہم ایک ہفتے میں یا دو ہفتے میں آپ کا یہ مسئلہ

حل کر لیں گے۔ یہ کوشش ضرور ہے کہ اب روز ہفتے میں ایک دو میٹنگز ہم کر رہے ہیں کہ کسی طریقے سے کوئی ان کیلئے راستہ نکل آئے اور ان شاء اللہ مجھے امید ہے کہ جلدی کوئی راستہ نکل آئے گا اور پھر اسی ایوان کے تھرو ہم جائیں گے اور دوسرا میڈم! یہ پوائنٹ آف آرڈر تھا، اس پہ کافی بات ہو چکی ہے۔

محترمہ قائمقام سپیکر: عظمیٰ بی بی! پوائنٹ آف آرڈر ہے، But I will give you just one minute, okay!

محترمہ عظمیٰ خان: تھینک یو، میڈم۔ مشتاق غنی صاحب نے ایشورنس دی ہے کہ وہ ریگولرازیشن کریں گے ان شاء اللہ اور ضرور کریں گے، ہمیں یقین ہے کہ انہوں نے Commitment کی ہے تو وہ کریں گے لیکن میڈم! رمضان آرہا ہے، اگر ان کیلئے ان کی تنخواہوں میں سے اگر ان کے جتنے'ایریرز' ہیں، آدھے بھی مل جاتے ہیں رمضان کیلئے تو میڈم! We will be obliged کیونکہ اس گرمی میں، یہ رمضان سر پر ہے اور عید بھی ہوگی اور میڈم نو مہینے سے ان کو'سیلریرز' نہیں،216 بندے ہیں میڈم! ان کیلئے کہیں سے کسی تنخواہ کا بندوبست کر دیں میڈم، کہیں سے بھی تنخواہ کا بندوبست کر دیں، میڈم۔

Madam Acting Speaker: Mushtaq Ghani. Please, no debate on this, no more. Okay, Mushtaq Ghani Sahib.

معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم: اصل مسئلہ ہی یہ ہے کہ ان کی آٹھ نو مہینے کی تنخواہوں کا، ہماری اس وقت جو سب سے بڑی کوشش ہے، وہ ہم نے ریگولرائزیشن والے پراسیس کو ابھی تھوڑا سائڈ پہ رکھ دیا ہوا ہے، ہم اس پہ لگے ہوئے ہیں کہ ان کے کنٹریکٹ کی Renewal ہو جائے اور اسٹیبلشمنٹ کہتا ہے کہ ان کا تو کنٹریکٹ ہے ہی نہیں ہے، یہ تو ایڈہاک ہیں اور ہم ان کے Precedent quote کرتے ہیں پچھلے سالوں کا اور وہ یہ جواب دے دیتے ہیں کہ ان لوگوں نے غلط کیا ہے تو ہم غلط نہیں کر سکتے، اس وقت احتساب نہیں تھا، ابھی احتساب بھی ہے، So ہماری بھرپور کوشش ہے، میں کبھی غلط کمٹمنٹ نہیں کرتا کہ میں آپ کو کہہ دوں کہ ہاں جی، یہ ضرور ہو جائے گا، ہماری یہ بھرپور کوشش ہے کہ اس کو ہم کریں کسی طریقے سے، یہ ان لوگوں کے فیوچر کا بھی سوال ہے اور ہمارے کالجوں کا بھی سوال ہے کہ اگر اتنے لوگ نہیں ہیں تو ایک دم سے ہمارے پاس اتنے لیکچررز نہیں ہیں کہ ہم کالجوں میں بھیج سکیں، So جتنی سمریاں بھی گئی ہیں، آپ ان کو سٹڈی کریں، ڈیپارٹمنٹ نے Always ان کو سپورٹ کیا ہے اور

اب بھی ہم اس پہ کوشاں ہیں کہ جلد از جلد یہ مسئلہ ہم حل کرنے میں کامیاب ہوسکیں۔

جناب شوکت علی یوسفزئی (پارلیمانی سیکرٹری): میڈم! میں کچھ کہنا چاہتا ہوں، آپ مجھے وقت دیں۔

محترمہ قائمقام سپیکر: دا د Friday والا زه Own کومه- دا د Friday، نگهت اورکزئی بی بی-----

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب شوکت علی یوسفزئی (پارلیمانی سیکرٹری): میڈم! یہ بات Important ہے۔

محترمہ قائمقام سپیکر: I know it`s important خو I will give you، گوره د Friday، گوره زه-----

جناب شوکت علی یوسفزئی (پارلیمانی سیکرٹری): ما له فلور راکړئ جی، زه وخت غواړم۔

محترمہ قائمقام سپیکر: زه زه، شوکت زه-----

جناب شوکت علی یوسفزئی (پارلیمانی سیکرٹری): ماله هم وخت راکړئ، دا ضروری ده۔

محترمہ قائمقام سپیکر: گوره-----

جناب شوکت علی یوسفزئی (پارلیمانی سیکرٹری): میڈم! میں نے ایک ضروری بات کرنی ہے اور یہ تو پوائنٹ آف آرڈر پر اتنی بحث ہوگئی اور ہمیں موقع نہیں مل رہا۔

Madam Acting Speaker: Okay, for goodness sake.

(شور اور شیم شیم کی آوازیں)

محترمہ قائمقام سپیکر: شوکت! شوکت! ستا به د نگهت نه پس نمبر راځی، نگهت اورکزئی پرون نه، د Friday نه پروت دے دا۔ نگهت اورکزئی، پلیز۔

(شور اور شیم شیم کی آوازیں)

(اس مرحلہ پر اراکین اسمبلی جناب جاوید نسیم اور ارباب جہانداد خان کے درمیان تلخ کلامی ہورہی ہے)

(شور)

Madam Acting Speaker: For ten, fifteen minutes, House is adjourned for fifteen minutes only, پندرہ منٹ کیلئے

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی ملتوی ہو گئی)

(وقفہ کے بعد محترمہ قائمقام سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئیں)

محترمہ قائمقام سپیکر: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ اچھا، نگہت یاسمین اورکزئی بی بی، نگہت یاسمین اورکزئی بی بی-----

(شور اور قطع کلامیاں)

محترمہ قائمقام سپیکر: یہ نیکسٹ جو ہے تو ملک شاہ محمد پلیز، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب شاہ محمد خان (معاون خصوصی برائے ٹرانسپورٹ): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ، میڈیم سپیکر صاحبہ۔ میں اس ہاؤس کی توجہ اس طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، یہاں پر جو متاثرین آئے ہیں کے پی کے میں نارتھ وزیرستان سے، ہم سب یہ کہہ رہے ہیں کہ انہوں نے ایک قربانی دی ہے، پاکستان کیلئے قربانی دی ہے، اپنا گھر بار چھوڑ کر بے سروسامانی کی حالت میں آئے ہیں لیکن اب میں ایک بات پر افسوس کر رہا ہوں کہ ان کے ساتھ جو گاڑیاں ہیں، جو اپنے ساتھ لے آئے ہیں، جن میں وہ خود آئے ہیں، اپنے بچے لے آئے ہیں، وہ گاڑیاں میڈم سپیکر! اب پولیس اور کسٹم والے پکڑ رہے ہیں، تو ہم اس ہاؤس کی وساطت سے مرکزی حکومت سے بھی مطالبہ کرتے ہیں اور صوبائی حکومت سے بھی یہ التجاء کرتے ہیں کیونکہ صوبائی حکومت نے ایک آرڈر جاری کیا تھاکہ جتنی بھی آئی ڈی پیز کی گاڑیاں ہیں، ان کو حراست میں نہ لیا جائے۔ اب ہم صوبائی حکومت اور مرکزی حکومت سے التجاء کرتے ہیں کہ آئی ڈی پیز کی جتنی بھی گاڑیاں پکڑی ہیں، جن کے ساتھ کاغذات ہیں، وہ این سی پی نہیں ہیں، ان کو باقاعدہ ایک Temporary permit جاری کیا گیا ہے، تو ہما ری درخواست ہے کہ وہ فوراً ان کو ریلیز کیا جائے، ان کی جتنی بھی مشکلات ہیں، ان میں مزید اضافہ نہ کیا جائے۔ اس کے علاوہ اور بھی مسائل ہیں ان کے لیکن اس کیلئے ہم خان صاحب سے باقاعدہ ایک ٹائم لیں گے، سی ایم صاحب سے بھی رابطہ ہوا ہے۔ فی الحال جو ہمارا مطالبہ ہے، مرکزی حکومت سے ہے کیونکہ پچھلے ایک ہفتے میں دس پندرہ گاڑیاں کسٹم والوں نے پکڑی ہیں تو ہمارا یہ مطالبہ ہےکہ وہ ہمارے حلقے میں ہیں، وہ لوگ ، وہ ہمارے ڈسٹرکٹ میں ہیں، وہ ہمارے پاس آتے ہیں، ان کے جرگے آتے ہیں، تو ہماری یہ ریکویسٹ ہے، پرزور مطالبہ ہے کہ ان کی جتنی بھی گاڑیاں پکڑی گئی ہیں، خواہ وہ صوبائی حکومت نے پکڑی ہوں یا مرکزی حکومت نے پکڑی ہوں، میڈم سپیکر! میں آپ کی توجہ چاہتا

ہوں، تو اس پر ایک رولنگ دی جائے کیونکہ وہ ہمارے مہمان ہیں، یہ مرکزی حکومت کی ذمہ داری ہے، ہمارے صوبے کے صرف وہ مہمان ہیں، لہٰذا ہم التجاء کرتے ہیں کہ ان کی پکڑی ہوئی گاڑیاں فوراً ریلیز کی جائیں۔ شکریہ۔

Madam Acting Speaker: Mushtaq Gani Sahib, would you answer this or Shehram? I think it's related to the Transport.

جناب فخر اعظم وزیر: میډم! یو خبره کوم۔

Madam Acting Speaker: Is it related to this one?

جناب فخر اعظم وزیر: جی۔

محترمہ قائمقام سپیکر: جی،فخر اعظم----

محترمہ ثوبیہ شاہد: میڈم! کورم پورا نہیں ہے۔

جناب فخر اعظم وزیر: میډم سپیکر! چې کومه خبره شاه محمد خان اوکړه، میډم سپیکر!

مولانا مفتی فضل غفور: کورم پورا نہیں ہے۔

جناب فخر اعظم وزیر: کورم پورا دے مړه۔ (قہقہے) میډم سپیکر! چې کومه خبره شاه محمد خان اوکړله، زه ئے سپورټ کوم، دا بالکل ټهیک وائی چې هلته دوئ چې په کوم تکلیفونو باندې راغلی دی د وزیرستان نه بنوں ته او بنوں کښې چې کوم تکالیف دوئ برداشت کړل، خاصکر دوه کاله پوره کیږی، د دوؤ کالو د پاڅه نو دوه کاله پوره کیږی نو دوئ چې ځان سره کوم ګاډی راوستی وو نو هغه ګاډی اوس کسټم والا نیسی نو زمونږ دا اپیل دے صوبائی ګورنمنټ ته او وفاقی ګورنمنټ ته چې دغه متاثرین دی او د دغې سره د رعایت اوکړے شی ځکه چې نور څه ورسره شته نه، نو چې هغه خپل ګاډی ترینه هم نیسی نو دا ډیره بده خبره ده او دا It's the duty of provincial government-----

مولانا مفتی فضل غفور: ما د کورم نشاندهی اوکړه، اول کورم پوره کړئ بیا خبره کوئ، کاؤنټنګ اوکړئ۔

جناب فخر اعظم وزیر: مفتی صاحب او مفتی صاحب! Listen to me، مفتی صاحب لږ-----

مولانا مفتی فضل غفور: اول کورم پورا کړئ نو۔

جناب فخر اعظم وزیر: میډم سپیکر!

محترمہ قائمقام سپیکر: یہ جو سائڈ رومز میں لوگ ہیں، وہ پلیز آجائیں، آپ بلائیں، میرا خیال ہے پانچ کم ہیں یا چار کم ہیں۔ سکندر!

جناب فخر اعظم وزیر: تو کورم پورا نہیں ہے اس وقت؟----

محترمہ قائمقام سپیکر: Please count the number and then یہ Bell بجائیں دو منٹ کیلئے اور جو سائڈ رومز میں لوگ ہیں، وہ پلیز آجائیں، کاؤنټ کوی They are counting the Members

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی اور ہال میں 23 ممبرز موجود تھے)

محترمہ قائمقام سپیکر: اچھا We are twenty three only،تو دو منٹ کیلئے گھنٹی بجائی جائے، We are twenty three only. جاوید نسیم، پلیز دې کمرو کښې چې دا خلق دی زر ئے راوله چې ستا دا دغه واخلم، بیا د هغې نه پس اخلم You call the people چې نمبر برابر شي۔

(اس مرحلہ پر گھنٹیاں بجائی جا رہی ہیں)

جناب محمد علی (پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ): دوئ دلته راځی، د قوم پیسې خرچ کیږی او دوئ کمرو کښې ناست دی او هال ته نه راځی نو دا خو دوئ د قوم سره مذاق کوی۔

(شور)

محترمہ قائمقام سپیکر: نگہت بی بی! یس، آپ ذرا Try کریں کہ وہ Calm down ہو جائیں، اوکے؟

محترمہ نگہت اورکزئی: یہ Calm ہونے کی بات نہیں ہے، یہ آپ کی حکومت کی Failure ہے کہ یہاں پر جو جھگڑا اور یہاں پر جو گالی گلوچ، یہاں پہ ہم پوائنٹ، یہاں پر ہم توجہ دلاؤ نوٹس لے کر آتے ہیں، یہاں پر ہم بزنس لے کر آتے ہیں، یہاں پر ہم غریب عوام کی آواز لیکر آتے ہیں اور آپ لوگوں کی یہاں پر لڑائیاں، آپ لوگوں کی یہاں پہ لڑائیاں، آپ لوگوں کی یہاں پہ لڑائیاں، ہم ایسی اسمبلی میں نہیں بیٹھ سکتے ہیں، چلو جاؤ کام کرو اپنا۔

محترمہ قائمقام سپیکر: Please, count the number، نمبر کاؤنٹ کریں دوبارہ۔

(شور)

محترمہ قائمقام سپیکر: نمبر کاؤنٹ کریں۔محمد علی! آپ بیٹھ جائیں، ہم کاؤنٹ کریں پلیز۔

(شور)

محترمہ قائمقام سپیکر: کاؤنٹ کریں۔

(شور)

محترمہ قائمقام سپیکر: نگهت بی بی! نمبر23 دے ، امان اللہ صاحب! نمبر شومرہ دے ؟

(اس مرحلہ پر دوبارہ گنتی کی گئی اور کورم پورا نہیں تھا)

(شور)

محترمہ قائمقام سپیکر: شوکت! پلیز، شوکت! تہ کښینہ۔

The quorum is not complete and the meeting is adjourned, the Assembly is adjourned till 03:00 pm afternoon, that will be Wednesday, 25th May, 2016. Thank you.

(اجلاس بروز بدھ مورخہ 25 مئی 2016 بعد از دوپہر تین بجے تک ملتوی ہو گیا)

ضمیمہ

حلف وفاداریٔ رکنیت

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔

میں،----------------------------صدق دل سے حلف اٹھاتا ہوں کہ میں خلوص نیت سے پاکستان کا حامی اور وفادار رہونگا:

کہ بحیثیت رکن صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا، میں اپنے فرائض و کارہائے منصبی ایمانداری، اپنی انتہائی صلاحیت اور وفاداری کے ساتھ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے دستور، قانون اور اسمبلی کے قواعد کےمطابق، اور ہمیشہ پاکستان کی خودمختاری، سالمیت، استحکام، یکجہتی اور خوشحالی کی خاطر سر انجام دونگا:

کہ میں اسلامی نظریہ کو برقرار رکھنے کیلئے کوشاں رہونگا جو قیام پاکستان کی بنیاد ہے:

اور یہ کہ میں اسلامی جمہوریہ پاکستان کے دستور کو برقرار رکھونگا اور اس کا تحفظ اور دفاع کرونگا:

[اللہ تعالیٰ میری مدد اور رہنمائی فرمائے (آمین)]